سوال

(888)اگر سہواًیا خطاً کلمہ کفر کسی مؤمن کی زبان پر جاری ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین ان مسائل میں۔

(1) زید مریض کو دیکھ کر بولا کہ اکثر حکماء یوں کہتے ہیں کہ ہماری دوا استعمال کرتے ہی اس مریض کو آرام ہوگا، حالانکہ آرام نہیں ہوتا۔ اس پر خالد نے بنگلہ میں بطور استفہام انکاری کے یوں کہا ہے جس کا ترجمہ اُردو میں یہ ہوتا ہے کہ کیا وہ لوگ خدا کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ آیا اس کہنے پر خالد عاصی ہوگا یا نہیں؟

(2) اگر سہواًیا خطاً کلمہ کفر کسی مؤمن کی زبان پر جاری ہو، اس کا کیا حکم ہے، کافر ہوگا یا نہیں؟

(3) اگر کوئی شخص خالد مذکور یا شخص خاطی مذکور کا فر کہے اس پر کیا حکم ہے۔ بینوا بالدلیل والبرھان توجروا عند الرحمن۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) ہرگز خالد عاصی نہیں، کیونکہ قول خالد کا یہاں بطور استفہام انکاری کے ہے اور استفہام انکاری جس پر داخل ہوتا ہے اس کا خلاف مقصود ہوتا ہے یعنی اگر مثبت پر داخل ہو تو مراد منفی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ''فارجع[1] البصر ہل ترىٰ من فطوراً'' اور اگر استفہام انکاری منفی پر داخل ہو تو مراد مثبت ہوتا ہے جیسا کہ قول اللہ پاک کا۔ ''الیس[2] ذلک بقادر علی ان یحییت الموتی و قولہ تعالیٰ۔ الیس[3] اللہ باحکم الحاکمین'' اور جب استفہام بلا قرنیہ ہو تو دو احتمال رکھتا ہے، تقریری اور انکاری، لیکن متکلم جو مراد لے گا وہی متعین ہوگی۔ اس کو متکلم ہی خوب جانتا ہے غیر کو کیا دخل ہے اگر اگر قرنیہ خواہ حالیہ یا مقالیہ موجود ہو تو مخاطب بھی سمجھ سکتا ہے اور اس محل میں قرنیہ مقالیہ موجود و اظہر من الشمس ہے، کیونکہ جب زید بولا کہ اکثر حکماء یوں کہتے ہیں کہ ہماری دوا استعمال کرتے ہی اس مریض کو آرام ہوگا، حالانکہ آرام نہیں ہوتا ہے۔ اس پر خالد بولا کہ کیا وہ لوگ خدا کے خالہ زاد بھائی ہیں، یعنی نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر ہوتے تو آرام کیوں نہیں ہوتا۔ پس کلام زید کا قرنیہ ہے اس بات پر کہ کلام خالد میں استفہام انکاری ہے پس جب کہ خالد انکار کر رہا ہے کہ وہ لوگ خدا کے خالہ زادہ بھائی نہیں ہیں اور اس کے لیے قرنیہ بھی موجود ہے تو خالد اس کلام کے کہنے پر عاصی نہیں ہوگا۔

(2) سہواًیا خطاً کلمہ کر کہنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ رفع[4] عن امتی الخطاء والنسیان۔ وفی العالمگیریة[5]۔ الخاطی اذا جری علی لسانہ کلمة الکفر خطآبان کان یرید ان یتکلم بمالیس بکفر فجری علی لسانہ کلمة الکفر خطأ لم یکن ذلک کفراً عند الکل کذا فی فتاویٰ قاضی خاں۔

(3) جب عدم کفر خالد و شخص خاطی مذکور کا قرآن و حدیث و فقہ سے ثابت ہوا تو اب جو شخص ان دونوں کو یا ایک کو کافر کہے گا، وہ خود کافر ہے، جیسا کہ صحیح بخاری شریف جلد ثانی

صفحہ 892 میں ہے عن[6] ابی ذرانہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لایرمی رجل رجلا بالفسوق ولایرمیہ بالکفر الااردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک۔ ھکذا حکم الکتاب حررہ محمد حمید الرحمٰن۔ سید محمد نذیر حسین

ھوالموفق:

اگرچہ خالد نے جس مقصود و غرض سے کلمہ مذکورہ (یعنی کیا وہ لوگ خدا کے خالہ زاد بھائی ہیں) کو استعمال کیا ہے، اس مقصود و غرض کے لحاظ سے وہ بے شک عاصی نہیں ہے، مگراللہ سجانہ وتعالیٰ کی شان میں اس کا استعمال کرنا سوء ادب سے خالی نہیں ہے، مثال کے طور پر سمجھو کہ اگر خالد مذکور کی شان میں کوئی شخص استفہام انکاری کے طریقہ پر یوں بولے کہ کیا خالد بدمعاش ہے یا یوں بولے کہ کیا خالد حرامزادہ ہے تو خالد کو یہ کلمہ ضرور ناگوار و ناپسند ہوگا اور ہر گز اپنے لیے ایسے کلمہ کے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گی اگرچہ استفہام انکاری کے طریقہ پر اس کلمہ کے بولنے سے مطلب یہ ہے کہ خالد بدمعاش نہیں ہے اور خالد حرامزادہ نہیں ہے، پس اسی طور سے سمجھو کہ اگرچہ خالد کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ خدا کے خالہ زاد بھائی نہیں ہیں مگر یہ کلمہ ہر گز اس قابل نہیں ہے کہ جناب باری جل وعلیٰ کی شان میں استعمال کیا جائے۔ پس خالد کو چاہیے کہ آئندہ اس کلمہ کے بولنے سے احتراز کرے اور جس مطلب کے ادا کرنے کے لیے اس کلمہ کو بولا ہے وہ اور کلمات سے بھی ادا ہوسکتا ہے۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

---

[1] اپنی نگاہوں کو بار بار گھماؤ کیا تم کسی قسم کا نقص دیکھتے ہو۔

[2] کیا یہ (خدا) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کرسکے۔

[3] کیا خداوند تعالیٰ سب حاکموں کے حاکم نہیں ہیں۔

[4] میری اُمت سے خطا اور نسیان اٹھالیا (معاف کردیا) گیا ہے۔

[5] فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اگر غلطی سے کسی گنہگار کی زبان پر کفر کا کلمہ جاری ہوجائے، اس طرح کہ وہ کوئی ایسی کہنا چاہتا تھا جو کفر نہیں تھی لیکن غلطی سے اس کی زبان سے کفر کا کلمہ نکل گیا تو یہ سب کے نزدیک بالاتفاق کفر نہیں ہے، فتاوی قاضی خان میں بھی اسی طرح ہے۔

[6] حضرت ابوذرؓ نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو آدمی کسی کو فاسق ہونے کی تہمت لگائے یا اسے کافر کہے تو اگر وہ آدمی فاسق یا کافر نہ ہو تو فسق یا کفر فتویٰ کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ قرآن مجید کا فیصلہ بھی یہی ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02